

*Yaadash Bakhair* is a 1989 collection of *khaaka* (pen-portraiture) and *tanz-o-mizah* (satire and humour) essays authored by Fatima Alam Ali. The title of the collection is Persian for “May God preserve them,” or “Good remembrance,” and the essays within are appropriately based on Ali’s memories of contemporary figures in Hyderabad society. These begin with her fond yet uneasy memories of her own father Qazi Abdul Ghaffar, a Progressive writer and journalist, for whose influence she is both grateful and self-conscious. The following essays are based on her memories of Agha Hyder Hussain, her father’s friend from Aligarh, Islamic scholar Habib ur-Rehman, her girlhood friend and Urdu literary stalwart Qurratulain Hyder, her revered and maternal Urdu teacher Razia Sajjad Zaheer, and Progressive Urdu poet Makhdoom Mohiuddin. Her most significant and exhaustive recollection is an essay titled *Adabi Mehfil* or “Literary Gathering,” which explores her memories of a *mushayrah*, a poetry recitation event, at her father’s home in 1945 and sees her characterise the luminaries she has grown up around. Running through the collection is the overarching theme of the nature of memory, its mischief, subjectivity, unreliability, and specificity.

یادش بخیر 1989 میں فاطمہ عالم علی کی تحریر کردہ خاکہ اور تنز و میزہ کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ مجموعے کے عنوان کا مطلب فارسی میں "خدا انہیں محفوظ رکھے"، یا "اچھی یاد" ہے، اور اس کے اندر موجود مضامین حیدرآبادی معاشرے میں معاصر شخصیات کے بارے میں مصنف کی یادوں پر مبنی ہیں۔ اس مجموعے کا آغاز ان کے اپنے والد قاضی عبدالغفار، جو ایک ترقی پسند مصنف اور صحافی تھے، کی ان کی دلکش لیکن بے چین یادوں سے ہوتا ہے، جن کے اثر و رسوخ کے لیے وہ مشکور بھی ہیں اور فکر مند بھی۔ مندرجہ ذیل مضامین آغا حیدر حسین، علی گڑھ سے ان کے والد کے دوست، اسلامی اسکالر حبیب الرحمان، ان کے بچپن کے دوست اور اردو ادب کے ماہر قرۃ العین حیدر، ان کی محترم اور مادر علمی اردو استاد رضیہ سجاد ظہیر، اور اردو کے ترقی پسند شاعر کی یادوں مخدوم محی الدین پر مبنی ہیں۔ ان کی سب سے اہم اور مکمل یادداشت ادبی محفل کے عنوان سے ایک مضمون ہے جس میں 1945 میں اپنے والد کے گھر ہونے والے مشاعرے کی ان کی یادوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں وہ ان ادبی شخصیات کو نمایاں کرتی ہے جنہیں وہ بچپن سے جانتی ہے۔ اس مجموعے کا مرکزی موضوع انسانی یادداشت کی نوعیت، شرارت، ناقابل اعتباری اور خاصیت ہے۔